السنۃ والحدیث

عزیز زبیدی واربرٹن۔

بیوی کے تنقیدی تبصرے جائزے اور اس کے سوچنے کے انداز

معاشرہ کی خفیہ بیماریاں ۔۔ شوہروں کے لیے درسِ عبرت

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جلس (وفی بعض النسخ جلسن۔ نووی وفی روایۃ ابی عوانۃ: جلست وفی روایۃ ابی علی الطبری، جلسن وفی روایۃ للنسائی: اجتمع وفی روایۃ ابی عبید: اجتمعت وفی روایۃ ابی یعلی: اجتمعن۔ فتح) إِحْدٰی عَشْرَۃَ امْرَأَۃً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَّا يَكْتُمْنَ (وفی روایۃ ابی ادریس وعقبہ: ان یتصادقن بینھن ولا یکتمن۔ فتح) مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا۔

۱۔ قَالَتِ الْاُوْلٰى: زَوْجِیْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقَلُ۔

۲۔ قَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِیْ لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَهٗ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ (وفی روایۃ عباد بن منصور عند النسائی: اخشٰی ان لا اذرہ من سوء۔ فتح)

۳۔ قَالَتِ الثَّالِثَةُ، زَوْجِیَ الْعَشَنَّقُ، اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ۔

۴۔ قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِیْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ، لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ (وفی روایۃ وَلَا بَرْدٌ بدل لا قر) وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَاٰمَةَ (زاد فی روایۃ الھیثم: وَلَا وَخَامَةَ وفی روایۃ الزبیر ابن بکار: وَالْغَيْثُ غَيْثُ غَمَامَةٍ۔ فتح)

۵۔ قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِیْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ۔

۶۔ قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِیْ اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ (وزاد فی روایۃ: وَاِذَا ذَبَحَ اغْتَثَّ۔ فتح)

۷۔ قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِیْ عَيَايَاءُ اَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ، كُلُّ دَاءٍ لَهٗ دَاءٌ، شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ۔

۸۔ قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ زاد الزبير في روايته: وانا اغلبه والناس يغلب۔ فتح

۹۔ قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ، طَوِيلُ النِّجَادِ، عَظِيمُ الرَّمَادِ، قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ۔

۱۰۔ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ، مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ، لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ، قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ، وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ۔

۱۱۔ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ: زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ، أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ، وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ، وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي، وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ، فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ، فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ، وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ، وَأَشْرَبُ فَأَتَقَمَّحُ۔

أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ، عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ۔

ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ، مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ، وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ۔

بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ، طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا۔

جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ، لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا، وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا، وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا۔

قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ، فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ، فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا، فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا، وَأَخَذَ خَطِّيًّا، وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا، وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا، وَقَالَ: كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ. قَالَتْ: فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ۔ زاد في رواية الهيثم بن عدي: في الالفة والوفاء لا في الفرقة والجلاء وزاد ابن الزبير في آخره: الا انه طلقها واني لا أُطَلِّقُكِ وللطبراني: قالت عائشة:

یا رسول اللہ بل انت خیر من ابی ذرع ۔ فتح)

رواہ البخاری، باب حسن المعاشرۃ مع الاھل ص۷۸۲ و مسلم باب فضائل عائشۃ ص۲۸۸

ترجمہ: ایک دفعہ گیارہ سہیلیاں (مل کر) بیٹھی تھیں تو انھوں نے باہم (یہ) عہد و اقرار کیا کہ وہ آج اپنے اپنے شوہر کی کوئی بات (بھی) نہیں چھپائیں گی (اور بالکل سچ بتائیں گی)

۱۔ میرا شوہر بیہودہ اور بے فیض ہے۔ پہلی بولی:

میرے شوہر دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو کسی پہاڑ پر رکھا ہو، نہ ہموار جگہ ہے کہ وہاں تک کوئی پہنچ جائے اور نہ گوشت ہی فربہ ہے کہ کوئی اسے اٹھا لائے۔

خلاصہ: وہ کہنا چاہتی ہے کہ میرا شوہر بے فیض بھی ہے اور بے ہنر بھی، اس پر طرہ یہ کہ وہ تند خو اور بداخلاق بھی ہے۔ اس میں کوئی خوبی ہوتی تو لوگ اس سے کسب فیض کے لیے اس کی بدمزاجی کی تلخی بھی سہہ لیتے، اگر اس کے اخلاق اچھے ہوتے تو دنیا تب بھی اس کا قرب ڈھونڈتی۔ مگر افسوس! یہاں دونوں باتیں غائب ہیں۔

۲۔ بس کچھ نہ پوچھیے! دوسری بولی:

میں اس کے حالات نشر نہیں کر سکتی، میں ڈرتی ہوں کہ اسے (ادھورا) نہ چھوڑ دوں، اگر اسے بیان کروں تو پھر ظاہر باطن سب کھول کر رکھوں۔

خلاصہ: یعنی اس کمبخت کی داستان درد کافی طویل ہے، جو اس فرصت میں شاید ہی پوری ہو، ہاں بیان کرنا ہو تو پھر تکلف کیسا؟ اس کی ایک بھی بات ادھوری نہ چھوڑوں۔ سب کہہ سناؤں۔ گویا کہ وہ جو کہنا چاہتی ہے کہہ بھی گئی ہے کہ، بس گزارہ ہے، ورنہ بندہ کسی کام کا نہیں ہے۔

۳۔ اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی۔ تیسری بولی:

میرا شوہر، لمبا تڑنگا، احمق اور بدخلق ہے، اگر زبان کھولوں تو طلاق پاؤں، اگر چپ رہوں تو بس سمجھو کہ بیاہی ہوں نہ بن بیاہی۔

خلاصہ: وہ ہر طرح سے عذاب جان ہے، اس کی شکل اچھی نہ عقل، صورت اچھی نہ سیرت، فریاد کروں تو مجھے چلتا ہی کرے۔ چپ رہوں تو مر مر کے جینے کے جتن کروں۔ کسی بھی طرح چین نصیب نہیں۔

۴۔ میرے خاوند کے کیا ہی کہنے: چوتھی بولی:۔

میرا شوہر جیسے "تہامہ" کی رات، گرمی نہ سردی، خوف نہ اداسی۔

خلاصہ:- یعنی میرا شوہر معتدل مزاج ہے۔ خلیق اور حلیم ہے، سب اس سے راضی رہتے ہیں اور وہ سب کو فیض پہنچاتا ہے۔

مکہ معظمہ جس خطے میں آباد ہے، اسے تہامہ کہتے ہیں۔

۵- عالی ظرف اور بہادر ہے۔ پانچویں بولی:

میرا شوہر گھر میں داخل ہو تو چیتا بن جاتا ہے، باہر کو نکلے تو شیر ثابت ہوتا ہے اور جس سلسلے میں عہد لیتا ہے، اس کی بابت سوال نہیں کرتا۔

اس کے دو مطلب لیے گئے ہیں۔ ایک مدح کا پہلو دوسرا ذم کا۔ مدح تو یوں بنتی ہے کہ:

اہل خانہ کے لیے نرم مزاج، بردبار اور باحیا ہے، مگر خارجی حلقہ میں دبدبہ کے ساتھ رہتا ہے اگر کوئی عہد شکنی کرے تو اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

ذم کا پہلو یوں نکلتا ہے کہ:

بڑا بدتمیز اور عیاش ہے، اپنا مطلب نکالتا ہے۔ لطف و پیار کا نام نہیں لیتا، گھر سے باہر کا حال یہ ہے کہ اس سے سارے لوگ تنگ ہیں۔ سب کو ستاتا ہے، گھر والوں کی تو مطلق خبر نہیں لیتا۔

۶- پورا جانور ہے۔ چھٹی خاتون بولی:

میرا شوہر کھانے کو آئے تو سب چٹ کر جائے، پینے پہ آئے تو سارا پی جائے، لیٹنے لگے تو سارا کچھ لپیٹ لے (مگر ہمارا حال نہیں پوچھتا) حال معلوم کرنے کے لیے اندر ہاتھ نہیں لگاتا۔

خلاصہ: یعنی وہ آدمی کی صورت میں پورا جانور ہے، اسے اپنے تن و توش کی پرواہ ہے اہم سے کوئی دلچسپی نہیں۔

۷- اکھڑ، اجڈ، مغلوب الغضب ہے۔ ساتویں بی بی بولی:

میرا خاوند بے وقوف یا کہا کہ وہ درماندہ ہے جس کو بولنے کا سلیقہ نہیں، جہان بھر کے عیب اس میں ہیں (اور ایسا اکھڑ کہ) تیرا سر پھوڑ دے یا ہاتھ توڑ دے (جی میں آئے تو) دونوں ہی کر ڈالے۔

خلاصہ:- اس کے دماغ میں ایک تو عقل کا خانہ نہیں ہے۔ دوں ہمت ایسا کہ کسی بھی کام کے قابل نہیں، بولنے کا سلیقہ اسے نہیں، اور اکھڑ ایسا کہ، خیر سلا کے نام کو تو جانتا نہیں۔ توڑ پھوڑ اور واہی تباہی بکنا اس کا مشغلہ ہے۔ حد درجہ کا مغلوب الغضب ہے۔

۸۔ نرم ونازک اور خوش وضع۔ آٹھویں سہیلی بولی:

میرے شوہر (کے کیا کہنے) اس کو چھوؤں تو خرگوش (کی طرح ملائم) اور اس کی خوشبو (سونگھو تو) زعفران کی طرح معطر۔

خلاصہ: اس نے اپنے شوہر کی تعریف کی ہے اور دو لفظوں میں حد کردی ہے۔ کہتی ہے کہ: وہ نہایت بردبار، نازک بدن، خوش وضع، فیض رساں اور خوش خلق ہے، اس سے ملو تو مل کر دل خوش ہو جائے، اس کا ذکر آجائے تو واہ واہ ہونے لگے۔

۹۔ بہت عظیم اور فیاض شخصیت ہے۔ نویں خاتون بولی۔

میرا شوہر اونچے محل تھمبے پر تلے اور بڑی راکھ والا ہے۔ اس کا گھر مسافر خانے اور مجلس سے قریب ہے۔

خلاصہ: اس کا کہنا ہے کہ میرا شوہر قوم کا رئیس ہے، وجیہہ اور دراز قد ہے، لنگر خانہ اور اجتماع گاہ سے اس کا گھر بالکل قریب ہے، تاکہ حاجتمندان کی طرف آسانی سے رجوع کر سکیں، مشورہ لینے والے ان سے بہ سہولت رہنمائی حاصل کر سکیں۔

۱۰۔ بڑا فیاض ہے۔ دسویں بی بی بولی:

میرا شوہر مالک ہے، اور وہ مالک کیا خوب مالک ہے، میری مدح و تعریف سے بھی افضل ہے، اس کے اونٹوں کے شتر خانے اور بیٹھکیں کثرت سے ہیں (مگر) ان کی چراگاہیں (بہت) کم ہیں، جب وہ جانور باجے کی آواز سن لیتے ہیں تو وہ اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں۔

خلاصہ: وہ بہت بڑا فیاض ہے، مہمانوں اور ضرورت مندوں کے لیے اونٹ پر اونٹ ذبح کیے چلا جاتا ہے۔ الغرض میں اس کی جتنی بھی تعریف کروں کم ہے۔

۱۱۔ ابو زرع کے کیا کہنے۔ گیارھویں بولی۔

میرے شوہر ابو زرع کے کیا کہنے، اس نے زیوروں سے میرے دونوں کان بھر دیے، اور (ناز و نعمت سے یوں پال کر) کہ گوشت اور چربی سے میرے دونوں بازو بھر دیے۔ اس نے مجھے بہت (ہی) خوش رکھا، سو میں بہت ہی چین میں رہی، اس نے مجھے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے، (پھر) اس نے مجھے، گھوڑے، اونٹ، کھیت اور خرمن کا مالک بنا دیا، میں اس کے سامنے بولتی ہوں تو برا نہیں مناتا اور سوتی ہوں تو صبح کر دیتی ہوں اور پیتی ہوں تو سیر ہو جاتی ہوں۔

(باقی رہی) ام زرع؟ تو اس کے کیا کہنے، اس کی ذخیرہ گاہیں اور گٹھڑیاں بھاری ہیں (ان میں مال و اسباب کا بڑا اسٹاک ہے) اور اس کا گھر کشادہ ہے۔

ابوزرع کا بیٹا؟ اس کے کیا ہی کہنے، اس کی خواب گاہ جیسے تلوار کی میان اور (کم خور اتنا کہ) اسے بکری کے بچے کی ایک ران سیر کر دیتی ہے۔

ابوزرع کی بیٹی کے (بھی) کیا کہنے، ماں باپ کی فرمانبردار، اپنی چادر کو بھرنے والی اور اپنی ہمسایہ عورتوں کے لیے رشک کی موجب۔

ابوزرع کی لونڈی کے (بھی) کیا کہنے، وہ ہمارے راز فاش نہیں کیا کرتی اور نہ ہمارا کھانا اٹھا کر لے جاتی ہے، نہ ہی ہمارے گھر کو کوڑا کرکٹ سے آلودہ ہونے دیتی ہے۔

(پھر) اس نے کہا (ہائے میری کمبختی! ایک دن) ابوزرع گھر نکلا، جب کہ مشکوں میں دودھ بلویا جا رہا تھا، تو وہ ایک عورت سے ملا جس کے ہمراہ چیتے جیسے دو بچے تھے جو اس کی گود میں دو اناروں سے کھیلتے تھے، (بس پھر کیا تھا) مجھے طلاق دے کر اس سے نکاح کر لیا۔

چنانچہ میں نے اس کے بعد ایک چودھری آدمی سے نکاح کر لیا، جو شاہسوار، نیزہ باز تھا۔ اس نے مجھے بہت سے مویشی دیے اور جوڑا جوڑا دیے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ: اے ام زرع خود بھی کھا اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلائیے! پھر وہ بولی: اگر وہ سب کچھ جمع کر دوں جو اس نے مجھے عطا کیا ہے تو وہ ابوزرع کے چھوٹے سے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے۔

خلاصہ: میرے دونوں خاوند اچھے ہیں، تاہم دوسرا ابوزرع کے برابر کا نہیں ہے، ابوزرع صرف خود نہیں اس کا سارا کنبہ ہی قابلِ ذکر ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (یہ قصہ سن کر) رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

میں آپ کے حق میں ایسا ہوں، جیسے ابوزرع، ام زرع کے لیے (یعنی الفت اور وفا میں، جدائی اور علیحدگی میں نہیں، اس نے اس کو طلاق دے دی تھی۔ میں آپ کو طلاق نہیں دوں گا۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ:

حضورؐ! آپ (میرے حق میں) ابوزرع سے (بھی) بہتر ہیں۔ فتح) (بخاری، مسلم)

واقعہ: بخاری کی شروح سے معلوم ہوتا ہے کہ ان خواتین کا تعلق یمن کے علاقہ سے تھا۔ وہ ایک ہی گاؤں کی رہنے والی تھیں جو اتفاق سے کسی خاص تقریب میں جمع ہو گئی تھیں، اور باتوں باتوں میں یہاں تک پہنچ گئیں کہ: ہر ایک اپنے گھر اور شوہر کی داستان سنائے اور بلا کم و کاست سنائے۔

اور سچ سچ بولے۔

پہلی، دوسری، تیسری، چھٹی اور ساتویں نے تو یوں کھل کر اپنے شوہروں کا پوسٹمارٹم کیا کہ ان کے پلے میں کچھ بھی نہ رہنے دیا۔

چوتھی، آٹھویں، نویں اور دسویں نے اپنے اپنے شوہروں کا قابل ذکر تعارف پیش کیا اور پھر ان کا حق ادا کر دیا۔

پانچویں عورت کچھ زیادہ سیاسی ڈھب کی تھی اس لیے اس نے بات کو گول مول ہی رکھا کوئی چاہے تو تعریف سمجھ لے، اگر کوئی چاہے تو اسے مذمت بنا لے۔

یہاں قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی بیان ہوا ہے مگر بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ واقعہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عائشہ سے ذکر کیا تھا (فتح الباری)

فقہ الحدیث: عورت گو چپ رہتی ہے، تاہم اپنے شوہر کے بارے میں وہ اپنی ایک رائے رکھتی ہے۔

اس لیے شوہروں کو محتاط ہی رہنا چاہیے، کہیں ان کی تاریخ بیاہ نہ مرتب ہو جائے۔

بیوی جہاں مال و منال اور زیوروں کی ریل پیل چاہتی ہے، وہاں شوہروں کی انسانیت کی بھی دل سے متمنی ہوتی ہیں۔

شوہر کے لیے ضروری ہے کہ: بیوی کے صرف سکھ چین کا خیال نہ رکھے، ان کے جائز احترام کو بھی ملحوظ رکھے۔

شوہر اپنے کو کتنا چھپائے، بیوی سے بہرحال نہیں چھپ سکتا۔

اپنی بیوی کو مطمئن رکھنے کے لیے محل و موقع کے مطابق ان پر واضح کر دینا چاہیے کہ میں آپ کا قدردان ہوں اور رہوں گا۔

عائلی زندگی میں، جو کمزوریاں راہ پا جاتی ہیں، زیادہ تر ان کی ذمہ داری شوہروں پر عائد ہوتی ہے۔

فتاویٰ علمائے حدیث کی پانچویں جلد

طبع ہو کر مارکیٹ میں آ گئی ہے۔ سابقہ خریدار حضرات بلا تاخیر منگوا لیں۔ آفسٹ کی بہترین طباعت، سفید ولایتی کاغذ، ریکسین کی ڈائی دار جلد تقریباً ۴۰۰ صفحات پر مشتمل، اس جلد کی قیمت ۳۰/ روپے ہے، سابقہ جلدوں کی قیمت اول و دوم، سوم یکجا مجلد/ ۳۹ چہارم/ ۲۲ روپے ہفتم/ ۱۵ روپے العجالۃ النافعہ عربی از شاہ عبدالعزیز محدث رحمہ اللہ۔

مکتبہ سعیدیہ خانیوال ضلع ملتان